خطبہ جمعہ

بعنوان

فسق وفجور کا چلن، مقتدر طبقہ اور بابری مسجد

سلسلۃ منبر الحکمۃ

397

بتاریخ: 26 جنوری 2024ء
بمطابق: ١٤ رجب، ١٤٤٥ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل
E785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک، لاہور، پاکستان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

①......فسق وفجور سے بچاؤ اور میزان عدل کا قیام
②......قوموں کے با اثر طبقے کی نافرمانی کے سبب تباہی ہوئی
③......شعائر اللہ اور اُن کی تعظیم کا مفہوم
④......بابری مسجد اور امت مسلمہ کا المیہ
⑤...... ......انگریز کی سازش اور بابری مسجد کا تنازعہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم * بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا﴾ [الاسراء:25]

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾

[الحديد:12]

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [النور:24]

تمہید

جب کسی معاشرے میں مالدار اور با اثر لوگ کھلے عام برائی کرنے لگ جائیں تو اُن کے دیکھا دیکھی عام لوگ بھی برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، پھر رفتا رفتا سوسائٹی میں فسق وفجور کا چلن عام ہو جاتا ہے، جس کے بعد دل سیاہ، نیکی وبدی کی تمیز ی ختم اور توبہ واستغفار کی توفیق چھین لی جاتی ہے اور بالآخر یہی چیز معاشرے کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔

ہماری سوسائٹی میں ایسے صاحب حیثیت لوگ موجود ہیں جنہیں اللہ تعالی نے مال دیا، اثر ورسوخ اور دنیاوی نعمتوں سے بھی نوازا ہے، لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی زندگیاں فسق و فجور اور گمراہی میں گزر رہی ہیں۔ پھر اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش کے طور پر یہ ہوتا ہے کہ انہیں مزید دنیاوی نعمتیں دی جاتی ہیں پھر وہ نافرمانیوں میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بڑھ جاتے ہیں اور زمین پر کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی پکڑ آجاتی ہے اور اللہ ایسی بستیوں کو برباد کر دیتے ہیں۔

حالی نے مسدس میں کیا خوب کہا ہے:

کسی قوم کا جب اُٹھتا ہے دفتر تو ہوتے ہیں مسخ ان میں پہلے تونگر
کمال ان میں رہتے ہیں باقی نہ جوہر نہ عقل ان کی ہادی نہ دین ان کا رہبر

فسق وفجور سے بچاؤ اور میزان عدل کا قیام

......فسق وفجور کا خاتمہ اور میزان عدل کا قیام:

عموماً مفسرین نے میزان کے دو معنی بیان کیے ہیں:

1......میزان کا مطلب عدل وانصاف کا قیام ہے جو معاشرے کے جملہ معاملات پر محیط ہو۔

2......میزان کا ایک مفہوم ترازو ہے، جس سے ماپ تول کا کام لیا جاتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ترازو کی طرف لوگوں کی رہنمائی کی کہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو تول کر پورا پورا حق دو۔

اس سلسلے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾

[الحدید:12]

’’بلا شبہ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور ترازو کو نازل کیا، تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔‘‘

......آیت کریمہ کا تفسیری مفہوم:

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حافظ عبدالسلام بن محمد بھٹوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں:

1......اللہ تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے انھیں واضح دلائل دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل فرمائی، تاکہ لوگ راہِ راست پر چل سکیں اور باہمی معاملات میں عدل وانصاف پر قائم رہیں۔

2......دوسری بات یہ کہ عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ ظلم وجور کا خاتمہ کیا جائے، جو قوت وسلطنت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے کتاب ومیزان کے ساتھ لوہا اتارا، جس کا یہ فائدہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے سے جہاد ہوتا ہے، جس کے ساتھ عدل وانصاف قائم کیا جاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

3......تیسری بات یہ فرمائی کہ سیدنا نوح اور سیدنا ابراہیم اور ان کی اولاد میں جتنے رسول آئے سب کا مقصد حق اور عدل کا قیام ہی تھا۔

اس سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾

[الحدید:12]

’’بلا شبہ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور ترازو کو نازل کیا، تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔‘‘

......فسق وفجور کا بنیادی سبب، مال کی بہتات:

اس وقت امت مجموعی طور پر اَدبار اور زوال کا شکار ہے۔ اس حال میں کہ خوشحالی، سکون واطمینان اور عزت وترقی حاصل نہیں۔ لہٰذا ایسے حالات میں سورہ بنی اسرائیل کے مضامین کا مطالعہ یقیناً امت کے لیے سبق ونصیحت سے کم نہیں۔ کیونکہ اس سورت میں اللہ کریم نے ایک جنرل اصول بتایا ہے کہ جو معاشرے کے فساد وبگاڑ کا بنیادی سبب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا﴾ [الاسراء:25]

’’اور جب ہم ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں، پھر وہ اس میں حکم نہیں مانتے تو اس پر بات ثابت ہوجاتی ہے، پھر ہم اسے برباد کردیتے ہیں، بری طرح برباد کرنا۔‘‘

......آیت کریمہ کا تفسیری مفہوم:

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ حجت پوری کیے بغیر کسی قوم کو عذاب نہیں دیتا۔ چنانچہ درج بالا آیت میں اسی قانون الٰہی کی طرف واضح طور پر اشارہ ہے۔ اس آیت کریمہ میں لفظ (أَمَرْنَا) کے تین مختلف معانی بیان ہوئے ہیں:

1......فعل أَمَرْنَا کا محذوف کلمہ یا تو بِأَمْرٍ ہے، یعنی ہم انھیں کوئی حکم دیتے ہیں، یا بِالْإِيْمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ ہے، یعنی ہم اس بستی کے رسول یا دوسرے مصلح لوگوں کے ذریعے سے اس کے خوش حال لوگوں کو ایمان اور عمل صالح کا حکم دیتے ہیں۔ لیکن وہ اس حکم کو یا ایمان اور عمل صالح کے حکم کو نہیں مانتے، بلکہ ملک بھر میں فسق وفجور بپا کردیتے ہیں تو ان کا عذاب کا حق دار ہونا ثابت ہوجاتا ہے۔

پھر عذاب صرف خوش حال لوگوں ہی کو نہیں بلکہ ان کے پیچھے چلنے والے ضعفاء کو بھی بلکہ بستی کی عمارتوں کو بھی بری طرح برباد کردیتا ہے۔ کیوں کہ اللہ کریم نے قریہ یعنی بستی کی تباہی کا ذکر کیا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

2......بعض مفسرین نے أَمَـرْنَـا کا معنی اَکْثَـرْنَـا بھی کیا ہے کہ ہم اس کے مترفین (صاحب حیثیت اور مالدار لوگوں) کو بہت بڑھا دیتے ہیں، جس کے بعد وہ فخر وتکبر میں آ کر نافرمانی پر اتر آتے ہیں۔

3......بعض مفسرین نے فَفَسَقُوْا فِیْهَا کی مناسبت سے فعل اَمَرْنَا کا محذوف جملہ بِالْفِسْقِ نکالا ہے، یعنی جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوش حال لوگوں کو فسق کا حکم دیتے ہیں۔ مگر یہ بات درست نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نیکی کا حکم دیتا ہے اور نافرمانی سے منع کرتا ہے۔ جیسے کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ﴾ [الاعراف:28]

’’کہہ دیجیے! بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔‘‘

ہاں!!! اگر یہ تاویل کی جائے تو الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شرعی حکم تو نیکی ہی کا ہوتا ہے مگر کونی حکم (جس کے تحت کائنات چل رہی ہے، کافر کے کفر اور ظالم کے ظلم میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں) ہر قسم کا ہوسکتا ہے، اگرچہ یہ کونی حکم بھی شرعی احکام کی نافرمانی اور اللہ اور اس کے رسول کو بھلا دینے کے نتیجے ہی میں ہوتا ہے، چنانچہ ان نافرمانوں کی رسی دراز کر دی جاتی ہے اور دنیا کی نعمتوں کے دروازے ان کے لیے کھول دیے جاتے ہیں کہ جتنی چاہو نافرمانی کرلو، پھر جب قرار داد جرم مکمل ہو جاتی ہے تو اللہ کا عذاب آ جاتا ہے۔

مگر یاد رہے! ان میں پہلا معنی زیادہ صحیح ہے۔

......فسق وفجور کی روک تھام کے لیے حجت کا قانون الٰہی:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو ظاہر حجتیں اور واضح دلائل دے کر دنیا میں مبعوث فرمایا، پھر ساتھ ہی انہیں کتاب بھی دی جو حقائق ومعارف پر مبنی ہے اور اس کے ساتھ عدل وحق بھی دیا، جس سے ہر عقلمند انسان ان کی باتوں کے قبول کر لینے پر فطرتاً مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر بیمار دل اور خلاف فطرت لوگ اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ فطرت ہے کہ جس پر اُس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ زمین وآسمان کی بنیاد بھی اسی عدل ومیزان پر قائم ہے۔ جیسا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ﴾ [الرحمن:7]

’’آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان رکھ دی۔‘‘

......رسولوں کو میزان اور کتاب دینے کا مفہوم:

ہمارا ایمان ہے ہر نبی کو معجزات عطا کیے گئے اور ہم جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالی نے قران مجید جیسا معجزہ عطا ہوا، جو آج تک پوری دنیا کے سامنے حجت بنا کھڑا ہے ۔ میزان قانون الٰہی ہے جو پورے معاشرے کو سدھارنے کے لیے ہدایات اور تعلیمات کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے، جس سے معاشرہ فسق و فجور سے عدل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور گمراہی سے ہدایت کی طرف آتا ہے۔

عدل قائم کرنا ہی معاشرے کی بہتری کا ذریعہ ہے، جس سے فسق وفجور کا خاتمہ ہوگا۔ یہ جاننا چاہیے کہ شریعت اسلامیہ میں عدل کا مفہوم بہت وسیع ہے، مثلاً: اپنی ذات سے عدل، بیوی بچوں سے عدل، رشتہ داروں سے عدل، دوست واحباب کے ساتھ عدل اور معاشرے میں دوسروں کے ساتھ عدل قائم کرنا۔ ہر ہر جگہ پر ہمیں شریعت اسلامیہ نے عدل کرنے کی تعلیمات دی ہیں۔

......فسق وفجور کا چلن ختم ہوگا جب میزان حق قائم ہوگا:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمٰن میں میزان کا ذکر کیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ زمین وآسمان کا سارا نظام ہی اسی عدل اور میزان پر قائم ہے، فرق صرف یہ ہے کہ بعض چیزوں پر انسان کو اختیار ہے اور بعض چیزوں پر نہیں۔

مثلاً: انسان کو اپنے وجود اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر اختیار ہے، لیکن جن معاملات کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان میں انسان بے دخل ہے۔

جیسا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ﴾ [الرحمن:7]

”آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان رکھ دی۔“

لیکن سوال یہ ہے کہ ہم ان نعمتوں کے ساتھ جن کا ہمیں اختیار دیا گیا ہے، کیا ہم عدل کرتے ہیں؟ مثلاً: زبان، ہاتھ، عقل وشعور اور اپنا وجود جیسی نعمتوں کے غلط استعمال کرنے پر قیامت کے دن سوال ہوگا۔ یہی انسانی وجود اور ہمارے اعضاء ہمارے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے، زمین بھی اپنا سارا بوجھ باہر نکال لے گی اور سینے کے سارے راز کھل جائیں گے۔

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [النور:24]

”جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور اس کے پاؤں ان کے خلاف اس کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔“

......عدل کا دوسرا مفہوم قانونی بے انصافی ہے:

عدل کا دوسرا معنی قانون ہے بستیاں اور قومیں جب تباہ ہوتی ہیں تو وہ ہمیشہ اہل اقتدار اور قانونی بے انصافیوں کی وجہ سے ہلاک ہوتی ہیں۔ قرآن مجید نے سابقہ اقوام کی تباہی میں ملوک یا سرداران اور اہل اقتدار کی نافرمانیوں اور تکبر کا بالخصوص ذکر کیا ہے اور اِسے عذاب کے اترنے، تباہی اور بربادی کے نازل ہونے کا سبب قرار دیا ہے۔

مثلاً: نویں پارے کا آغاز ہی ملاء سے ہوتا ہے، جس کا معنی سردار اور قوم کا باثر طبقہ ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا شعیب علیہ السلام کے سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ﴾ [الاعراف:88]

”اِس کی قوم میں سے اِن سرداروں نے کہا: جو متکبر تھے۔“

قوموں کے بااثر طبقے کی نافرمانی کے سبب تباہی ہوئی

...... ماپ وتول میں کمی اور مال ودولت میں من مانی:

قران مجید سورۃ ہود میں بہت سے انبیاء کا تذکرہ کیا گیا ہے جس میں سیدنا شعیب علیہ السلام اوران کی قوم کا قصہ ہے سیدنا شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو ماپ تول میں کمی اور اس معاشرتی فسق و فجور سے روکا اور انہیں اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں صحیح طریقے سے خرچ کرنے کا حکم دیا۔لیکن قوم کا جواب کیا تھا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ﴾ [هود:87]

”انھوں نے کہا اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم انھیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے، یا یہ کہ ہم اپنے مالوں میں کریں جو چاہیں۔“

ماپ تول کے پیمانے کو درست کرنے کی وجہ سے معاشرے میں عدل وانصاف قائم ہوتا ہے۔ جناب شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو ماپ تول میں کمی کرنے کی برائی سے روکتے ہوئے کہا:

﴿وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ﴾ [هود:84]

”اور ماپ اورتول کم نہ کرو، بے شک میں تمھیں اچھی حالت میں دیکھتا ہوں اور بے شک میں تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔“

دیکھئے! عدل کا تعلق مال سے بھی ہے، وہ اس طرح کہ مال کمانا، خرچ کرنا اور جمع شدہ مال پر زکوۃ دینا، یہ سب اللہ کے حکم کے مطابق ہوگا، کیوں کہ یہ ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ کائنات کا حقیقی مالک ومختار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

...... مال ودولت کی وجہ سے فسق وفجور اور قارون پر عذاب:

مال کے متعلق ایک اور واقعہ قرآن مجید میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ہے کہ جب انہوں نے اپنے بنی اسرائیلی قارون کو حکم دیا کہ تم اللہ کے دیے میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو، تو اُس نے جواب میں کہا کہ یہ پیسہ تو میں نے اپنی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محنت اور عقل سے کمایا ہے۔ یہی چیز اُس کی تباہی وبربادی کا سبب بنا۔

﴿قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِنْدِيْ﴾ [القصص:78]

''اُس نے کہا: یقیناً یہ مال مجھے میرے علم وعقل کی بنا پر دیا گیا ہے۔''

......معاشرے میں بے اعتدالی کے خاتمے کے لیے شاندار قرآنی اصول:

قرآن مجید میں سورہ النساء میں امانتوں کو ان کے اہل تک ادا کرنے کا حکم ہے اور لوگوں کے درمیان عدل کرنے کا حکم ہے اور اس سلسلے میں قرآن مجید میں ایک شاندار اصول ذکر کیا ہے کہ عدل کرتے ہوئے کہا ہے کہ تم عدل وانصاف کے قیام کے لیے کسی دشمن قوم کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں کرنی اور اس سلسلے میں اس رویے کو تقویٰ کے سب سے قریب ترین قرار دیا گیا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالی نے سورۃ مائدہ میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوْا﴾ [المائدة:3]

''اور کسی قوم کی دشمنی اس لیے کہ انھوں نے تمھیں مسجد حرام سے روکا ہے، تمھیں اس بات کا مجرم نہ بن بنادے کہ تم حد سے بڑھ جاؤ۔''

......آیت کریمہ کا تفسیری مفہوم:

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں دشمن کے ساتھ بھی عدل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر انسان اس صورت میں عدل نہیں کرتا تو وہ ظالم ہے، دشمن اور غیر قوم کے ساتھ معاندانہ اور باغیانہ رویہ معاشرے میں فسق وفجور اور ظلم وجور کا سبب بنتا ہے۔ جن کہ کتاب وسنت میں ساری فضیلت عادل حکمران کی بیان ہوئی ہے۔ مثلاً: عادل حکمران روز قیامت عرش الٰہی کے سائے میں ہوگا جب کہ ظالم کو اپنا برابر حساب اللہ کی بارگاہ میں دینا ہوگا۔

قرآن مجید میں عدل وانصاف کے قیام کا 26 مقامات پر ذکر ہے، اگر حکمران اور مقتدر طبقہ عدل کو قائم نہیں کرتا، عدالتیں اور ان کے تحت کورٹس انصاف کی سستی فراہمی کا اجراء نہیں کرتی تو یاد رہے! کہ ایسی قوم جلد تباہی اور بربادی سے دوچار ہو جاتی ہے۔

یہ ایک یقینی بات ہے کہ دنیا میں قومیں کبھی بھوک وپیاس اور اشیاءِ خورونوش کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئیں، لیکن یہ اٹل حقیقت ہے کہ دین سے دوری، کھلم کھلا فسق وفجور، بے خوف وخطر ظلم وستم اور سودی لین دین وحرام کاری کی وجہ سے قومیں تباہ وبرباد ضروری ہو جاتی ہیں۔

صد حیرت ہے کہ گناہوں کی نحوست کی نحوست نے ہماری زندگیوں کو ہر لحاظ سے مفلوج کر دیا ہے۔ اس کے باوجود ہم اپنے گھمنڈ اور غرور میں مبتلا ہیں کہ ہم تو مسلمان ہیں لہٰذا جنت پکی ہے۔

تعجب اس بات پر بھی ہے کہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر بڑی سے بڑی آفتیں اور ہلاکتیں بھی ہمیں توبہ واستغفار کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طرف نہیں پھیر سکیں، شاید کہ ہمارے دل پتھر یا اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے ہیں۔

بابری مسجد اور امت مسلمہ کا المیہ

﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّهِ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلاَّ اللّهَ فَعَسَى أُوْلَـئِكَ أَن يَكُونُواْ مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾ [التوبة:18]

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ﴾ [المائدة:2]

﴿ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ [الحج:32]

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُوْلَـئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلاَّ خَآئِفِينَ لهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [البقرة:114]

شعائر اللہ اور اُن کی تعظیم کا مفہوم

شعائر کے معنی نشانی اور علامت کے ہیں۔ جب کہ شرعی اصطلاح میں شعائر اللہ سے مراد عبادات کے مکانات اور علامات ہیں۔

امام جوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الشعائر اعمال الحج وکل ما جعل علما لطاعة الله

''شعائر سے مراد حج کے مناسک اور وہ تمام اعمال ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نشانی مانا جاتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں درج ذیل امور کو شعائر قرار دیا ہے:

مثلاً: کعبہ، عرفہ، مزدلفہ، جمار ثلاثہ، صفا، مروہ، منیٰ، مساجد اللہ، رمضان المبارک، حرمت مہینے، عید الفطر، عید الاضحیٰ، ایام تشریق، جمعہ، اذان، اقامت، نماز، جماعت، نماز عیدین وغیرہ۔

مفسرین ومحدثین کی توضیح کے مطابق شعائر سے مراد صرف وہ چند امور نہیں جن کا خصوصیت کے ساتھ اوپر آیات میں ہوا ہے بلکہ شعائر اسلام سے مراد وہ تمام عبادات، مقدس مقامات، ایام، زمانے اور تہوار ہیں، جن کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے، جن سے اللہ رب العزت کی عظمت وابستہ ہے۔ جن پر عمل پیرا ہو کر انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے اور جن کی بے حرمتی پر وعید سنائی گئی ہے۔

سابقہ تمہید پر غور کرنے کے بعد یہ واضح ہو گیا ہے کہ جو شخص شعائر اللہ کی تعظیم نہیں کرتا وہ مشرک ہے اور اُس کا وبال اُس ضرور ایک دن چکھانا پڑے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......بابری مسجد امت کے لیے سوالیہ نشان:

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مساجد اللہ جب شعائر اللہ ہیں،تو پھر ان کی بے حرمتی کی جرات کسی غیر مسلم کو کیوں ہوتی ہے۔آیئے!اس کے اسباب اور وجوہات پر غور کرتے ہیں:

1......موجودہ حالات میں جو شعائر اسلام سب سے زیادہ دشمنان اسلام کی نظر میں کھٹکتا ہے وہ مسجد ہے،خواہ وہ مسجد حرام ہو،مسجد اقصیٰ،مسجد نبوی یا پھر دنیا میں جہاں بھی مساجد اللہ ودینی مدارس ہوں۔

چونکہ مساجد مسلمانوں کی عبادت کے مراکز ہیں۔اسلام میں مساجد کو مرکزیت کا درجہ حاصل ہے،جہاں مسلمان ہر روز پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں۔مساجد سے مسلمانوں کا قلبی اور روحانی تعلق ہوتا ہے۔یہاں انھیں اسلامی علوم ومعارف اور ایمانی حرارت ملتی ہے۔یہ مسلمانوں کے باہمی اتحاد واتفاق کا مرکز ہے۔

مدارس اسلام کا پاور ہاؤس ہیں،جہاں دین کے محافظ اور قومی درد رکھنے والے نوجوان پروان چڑھتے ہیں۔دشمنان اسلام نہیں چاہتے کہ مسلمان متحد ہوں،ان کے اندر ایمانی حرارت پیدا ہو،دین کے محافظ اور قوم کے سپہ سالار پیدا ہوں۔

مساجد و مدارس پر نہ صرف فکری یورش ہے بلکہ انھیں دہشت گردی کا مرکز قرار دے کر مسمار کرنے کی کوشش بھی کی جاتی رہی ہے۔چاہے بیت المقدس پر یہود کا ظالمانہ تسلط ہو یا انڈیا میں بابری مسجد کی جبری مسماری ہو۔خواہ نماز کی حالت میں بم دھاکے کے واقعات ہوں یا رات کی تاریکی میں منہدم کرنے کی مذموم حرکت ہو۔الغرض ہمارے مسلم حکمرانوں،بااثر طبقے اور لبرل کو جان لینا چاہیے کہ دشمن کے تیروں کا رخ کس طرف ہے۔

اسی حقیقت کی قرآن کریم میں نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا:

﴿یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِؤُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِہِمْ﴾ [التوبۃ:32]

”وہ کفار چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کی پھونک سے بجھا دیں۔“

......بابری مسجد کا تعارف:

بابری مسجد مغلیہ سلطنت کے بانی ظہیر الدین محمد بابر (1483ء 531ء) کے حکم سے دربار بابری سے منسلک اودھ کے حاکم مر باقی اصفہانی نے 935ھ/1528 عیسوی میں تعمیر کرائی تھی۔اتر پردیش کے مقام ایودھا میں تعمیر کی گئی۔یہ مسجد اسلامی فن تعمیر کا ایک شاہکار تھی۔

......سانحہ بابری مسجد کا تاریخ پس منظر:

ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ بھگوان رام کا جنم سات ہزار سال قبل ایودھیا کے اسی مقام پر ہوا تھا،جہاں 16ویں صدی کے ایک مسلمان شہنشاہ بابر نے مندر گرا کر مسجد تعمیر کروائی،جسے بابری مسجد کہا جاتا تھا۔

مستند تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ بابری مسجد کی تعمیر سے صدیوں پہلے مسلمان جو یہاں آباد تھے،اور یہاں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے ہندو مسلم پوری یکجہتی کے ساتھ رہتے سہتے تھے۔ 1855ء سے پہلے کسی مذہبی معاملہ میں یہاں کے باشندوں کے درمیان کبھی کوئی تنازعہ رونما ہوا اور نہ ہی باہمی ٹکراؤ کی نوبت آئی۔لیکن جب اس ملک پر انگریزوں کا منحوس سایہ پڑا اور ان کا یہاں عمل دخل شروع ہوا تو انھوں نے اپنی بدنام زمانہ پالیسی: ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کے تحت یہاں کے لوگوں میں باہمی منافرت اور تصادم پیدا کرنے کی غرض سے مسجد، مندر، جنم استھان وغیرہ کے خود ساختہ قصے چھیڑ دیئے، جس کے نتیجے میں یہاں کے ہندوں و مسلم میں زبردست خونریزی شروع ہوگئی۔

......انگریز کی سازش اور بابری مسجد کا تنازعہ:

اس تنازع کے نتیجے میں برطانوی نوآبادیاتی نظام کے تحت مسجد اور مندر کی جگہ کو الگ الگ کر دیا۔ پھر 1949ء کو درخواست دی گئی اور بتایا گیا کہ یہاں کے باشندوں کے لیے نقض امن کا مسئلہ ہے، لہٰذا مسجد بند کروادی گئی۔

انتہاء پسندوں نے مسجد میں بت لا کر رکھ دیئے، مسلمانوں کی طرف سے ہنگامہ آرائی ہوئی، جلوس نکالے گئے اور اپنا بیان ریکارڈ کروا گیا۔ پھر مسجد کے ایک حصے کو ہندوں کی عبادت کے لیے خاص کیا گیا۔ مسلمانوں کے لیے بابری مسجد ایکشن کمیٹی کا قیام عمل لایا گیا۔ اس دوران بہت سی لڑائیاں اور اختلافات سامنے آتے رہے۔

22 اگست 2003 میں محکمہ آثار قدیمہ نے ایودھیا میں کھدائی کے بعد الہ آباد ہائی کورٹ میں یہ رپورٹ پیش کر دی۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ مسجد کے نیچے 10 ویں صدی کے مندر کے باقیات کا اشارہ ملتا ہے۔ اس رپورٹ کو آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے چیلنج کر دیا۔

9 نومبر 2019 کو ہندوستانی عدالت عظمیٰ سپریم کورٹ نے بابری مسجد کے تعلق سے اپنا حتمی فیصلہ سنایا، سپریم کورٹ کے جج نے اسے ہندوؤں کے حق میں دے دیا، 5 اگست 2020 ملک کے وزیر اعظم کے ہاتھوں رام مندر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

9 نومبر 2019 سپریم کورٹ کی طرف سے فیصلہ سنایا گیا کہ بابری مسجد کے مقام پر رام مندر تعمیر کے لیے اراضی ٹرسٹ کو سونپ دی جائے اور حکومت اس ٹرسٹ کو تشکیل دے۔ اس کے علاوہ متبادل کے طور پر سنی وقف بورڈ کو کسی دوسرے مقام پر مسجد تعمیر کے لیے جگہ دی جائے۔

بالآخر 10 نومبر 2019 کو سپریم کورٹ نے بابری مسجد کے بارے میں تمام شواہد قبول کر لے۔ پھر بھی ہندوستانی جمہوریت کو پامال کرتے ہوئے، بابری مسجد کی سرزمین کو اپنے متعصب عقیدے کی بنا پر ہندوؤں کے حوالے کر دی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے(واٹس ایپ)	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاھد (مدیر)	03034125519	حافظ تنویر الاسلام
03015989211	03014843312	03424449009

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com